رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۰۹۳

THE ALHAKAM

=Qadian=

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور و معروف اخبار

قیمت سالانہ
والیان ریاست و امراء سے ۱۰ روپیہ
معاونین سے ۵ روپیہ
عوام سے ۳ روپیہ

بیادر بزم مستاں تا بہ بینی عالے دیگر
بہشتے دیگر و ابلیس دیگر آدمے دیگر

مدیر:- شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی

مدینۃ المسیح قادیان دارالامان سے ہر انگریزی ماہ کی ۷، ۱۴، ۲۱، ۲۸ تاریخ کو خدا کے فضل اور رحم کیساتھ شائع ہوتا ہے

چہ گویم با تو گر آئی چہادر قادیاں بینی ✤ دوا بینی شفا بینی غرض دارالاماں بینی

جلد ۲۵ ✤ مورخہ ۲۸ ستمبر سنہ ۱۹۲۳ ✤ نمبر ۳۷

امور منزلیہ

خاکسار ایڈیٹر الحکم اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا ہوا اس امر کا اظہار کرتا ہے کہ مولا کریم نے اپنے فضل و کرم سے ہمیں زایڈیٹر الحکم کو چوتھا نافلہ (پوتا) عطا فرمایا۔ یہ بچہ عزیز یوسف علی سلمہ اللہ تعالیٰ (میرے تیسرے بیٹے) کے گھر ۷ ستمبر سنہ ۱۹۲۳ء بروز یک شنبہ مطابق ۱۵ صفر المظفر سنہ ۱۳۴۲ھ کو پیدا ہوا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بچہ کا نام عثمان علی تجویز فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مولود کی عمر نیکی اور سعادت میں دراز فرماوے وہ ہمارے لئے قرۃ العین ہو اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کا حقیقی خادم اور نافع الناس ہو کر بڑھے پھولے۔

میرے خاندان کیلئے اور جماعت کیلئے وہ ہر طرح بابرکت اور فضل کا موجب ہو۔ آمین:-

خاکسار
یعقوب علی عرفانی

مصری اخبار کے معاونین

الحکم کی گذشتہ اشاعت میں اس امر کا اعلان کیا گیا ہے کہ سلسلہ عالیہ کی اشاعت و تبلیغ اور مصری مخالف جرائد کے جوابات کیلئے سردست مصری مجاہد نے اخبار فضر النیل جہاد کے لئے لیا ہے۔ اسکی قیمت کے متعلق میں نے سات روپیہ کا اعلان کیا تھا تازہ خط سے معلوم ہوا کہ مصر میں اسکی قیمت ساڑھے سات روپیہ اور ہندوستان کیلئے دس روپیہ ہے اس اخبار کی ضرورت نہایت اہم ہے اور سردست مصری مجاہد اپنی جماعت کے چند سو احباب سے اس خریداری کی درخواست کرتا ہے۔ ایک ہزار کا معاہدہ قاہرہ کے ایک نیوز ایجنٹ نے کیا ہے میری اس تحریک پر سلسلہ کے مخلصین قدیم کا قدم سب سے پہلے اٹھا ہے۔

(۱) مکرمی منشی حبیب الرحمن صاحب رئیس حاجی پور (کپورتھلہ) فدائے سلسلہ منشی ہاشم علی صاحب سنوری۔ (۳) مولوی محمد فضل خان صاحب چنگا بنگیال۔

احباب اس کی طرف جلد سے جلد توجہ کریں۔ اس ہفتہ اخبار کے آجانے کی امید ہے۔ پھر اخبار کو دیکھ کر احباب کو اندازہ ہو سکے گا کہ کس قدر ضرورت ہے۔

دفتر الحکم اخبار کے سلسلہ میں جو قیمتیں آئیں گی انکے پہنچانے کا ذمہ دار ہے:- (ایڈیٹر)

کیا تم مجاہد بننے کو طیار ہو

بکوشید اے جوانان تا بدیں قوت شوید پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شوید پیدا

احمدی جماعت نے فتنۂ ارتداد کے انسداد میں جس اخلاص و ایثار کے ساتھ اپنا فرض ادا کیا ہے وہ اسلامی تاریخ میں ایک زریں باب ہوگا۔ اپنوں اور غیروں نے جماعت کے کام کو بس نزدیک دیکھا ہے۔ اسکے لئے ہندوستان کا اسلامی پریس شاہد ہے۔

مگر کیا احمدی جماعت فی الحقیقت اپنے فرض کو ادا کر چکی ہے اور اسکا کام ختم ہو گیا ہے میں جہاں تک غور کرتا ہوں اور حضرت امام کے خطبات اور مختلف تقریروں نے جو سبق ہمیں دیا ہے۔ اور جو میدان ہمارے آگے کھلا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ

ہمارا کام کبھی ختم نہیں ہو سکتا

اسلئے کہ ہماری زندگی کا مقصد اور ہمارا نصب العین بہت بلند اور عالمگیر ہے۔ میدان (ابتداء میں) کام کرتے ہوئے ہمیں سات ماہ ہو چکے ہیں۔ اس عرصہ میں مختلف قسم کی مشکلات میں سے گزرنا پڑا اور اب ان مشکلات کو خدا کے فضل سے ہم طے کر چکے ہیں اور وقت آگیا ہے کہ اب ہم اپنے کام کو صحیح معنوں میں شروع کریں اسوقت تک ہم ان مشکلات کا ذکر کرتے رہے جو ہماری راہ میں تھیں اب ہم ان مشکلات پر بحث نہ کریں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل اور رحم نے جماعت کو توفیق دی کہ وہ مشکلات سے گھبرائے نہیں بلکہ دلیری سے ان کا مقابلہ کرتی رہی اور کوئی نئی بات نہیں مومن کے لئے ہر ترقی کے میدان میں ابتداءً مشکلات اور روکوں کا آنا ضروری ہے۔ اور اسی اصول کے موافق ہم بھی آزمائے گئے مگر اللہ تعالیٰ نے آپ ہماری مدد کی۔ ہماری قوتوں کو مضبوط کیا ہمارے دلوں پر سکینت نازل کی۔ اور وہ مشکلات آسان ہو گئیں۔

جب میں یہ کہتا ہوں تو اس سے یہ مراد نہیں کہ مشکلات باقی نہیں ہیں اور بہت ہیں لیکن خدا تعالیٰ نے ہمارے قلوب کو قوت دی ہے کہ انپر ہماری نظر ہی نہیں پڑتی اور ہم آگے بڑھے جا رہے ہیں۔ اور اسکا نتیجہ یہ ہے کہ حالات میں تبدیلی واقع ہو رہی ہے۔ وہ اسلامی جماعتیں جو کسی ایک یا دوسری وجہ سے ہماری مخالفت کر رہی تھیں انہوں نے اسلامی مقصد کی اہمیت کو سمجھ لیا ہے اور ان کی طرف سے اچھے حالات پیدا کئے جا رہے ہیں۔ اور اگر اتحاد کی راہ میں کوئی بڑی رکاوٹ تھی تو وہ وقت خدا کے فضل سے بہت قریب ہے کہ

وہ بھی مقصود حاصل ہو جائے گا

اسلئے ضرورت ہے کہ ہم اپنی قوتوں اور رفتار کو اور بھی تیز کر دیں اور ہماری غرض بنا دیں کی ہماری ہر سانس اس بات کی شاہد ہو کہ خدا کی

نے اپنی مذہبی کتابوں کی بنا پر شدھی کی اسقدر مخالفت کی ہے کہ یہ کام شدھی کے علم برداروں کے لئے آسان نہیں بلکہ مشکل تر ہو گیا ہے۔

ان امور کا تذکرہ میں نے اسلئے نہیں کیا کہ میں انکو اہم سمجھتا ہوں۔ بلکہ واقعات اور حالات موجودہ کے سلسلہ میں یہ لکھا ہے۔ اس سے ہمکو اپنے کام کو آسان نہیں سمجھنا چاہیئے بلکہ زیادہ اہم اور مشکل قرار دینا چاہیئے۔ کہ اب دشمن پہلے سے زیادہ قوت اور طاقت کے ساتھ اس میدان میں سرگرم نظر آئیگا۔ اور اگر اب ہم نے ذرا بھی سستی کی تو نتیجہ افسوسناک ہوگا۔ اسلئے جماعت کا فرض ہے کہ وہ اس کام کو پہلے سے زیادہ قوت اور جوش کے ساتھ کرے۔ حضرت خلیفۃ المسیح کے پچھلے خطبہ پر غور کرو تو آپ کو معلوم ہوگا کہ

وہ تم سے کیا چاہتا ہے۔

وہ نئے مبلغ نہیں مجاہد مانگتا ہے۔ کیا تمہارے دل امنگ سے پر نہیں ہیں کہ ہوں۔ کہ تم اسکے منہ سے یہ بات سنو کہ

مجھے کتنی شرم آئی جبکہ ایک شخص نے مجھے لکھا کہ آپ کی جماعت میں مبلغ تو بہت ہیں لیکن مجاہد بہت کم ہیں۔ یہ ایسی طنز تھی کہ اسکی بجائے اگر وہ شمشیر سے ہمیں قتل کر دیتا تو بہتر تھا۔

یہ وہ الفاظ ہیں جو سلسلہ عالیہ کا امام اپنی جماعت کو خطاب کر کے کہتا ہے۔ کیا خدا کے لئے غور جماعت۔ اور اسلام کی خدمت کیلئے اپنی زندگیاں وقف کرنے کی مدعی جماعت۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنے والی جماعت۔ ان الفاظ کو دنیا کی ہر شے سے پیاری بلکہ جان سے بھی عزیز تر امام کے منہ سے سنکر خاموشی سے گذر جائے گی؟ یا مجاہدین کی ایک جماعت اس اعتراض کرنے والے کو بتائے گی۔ کہ خدا کے برگزیدہ فرستادہ کی جماعت

مبلغ ہی نہیں مجاہد جماعت ہے

یہ بات الفاظ سے نہیں بتائی جا سکتی بلکہ اسکا ثبوت عمل سے ہونا چاہیئے

از عمل ثابت کن ان نورے کہ در ایمان تست
دل چو داری یوسفے دارد کنعان را گزیں

حضرت امام کے ان الفاظ کو سنکر میں تو ایک منٹ کے لئے بھی گوارا نہیں کر سکتا۔ کہ ہم گھروں میں آرام سے بیٹھے رہیں اور خدمت دین کے لئے وہ روح لیکر نہ کھڑے ہو جائیں جو حضرت امام کے الفاظ میں موجود ہے۔ یہ نئی بات نہیں جو آج تم نے سنی ہے بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منشاء کی تجدید ہے وہ بھی یہی چاہتا تھا کیا اوسنے نہیں کہا کہ

اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ چاہتا ہے۔ وہ کیا ہمارا اسی راہ میں مرنا جب تک ہم اس قربانی کیلئے تیار نہیں ہو جاتے اور یہ پیرٹے ہم میں پیدا نہیں ہوتے کی حقیقت میں اسلام کیا چیز ہے کا دعویٰ ایک دعویٰ ہی رہے گا

جو اوقات دنیا سے زیادہ وقعت نہیں رکھیگا۔

ہماری ذمہ داری روز بروز بڑھ رہی ہے اور ہم اگر اسوقت تغافل شعار ہو گئے تو ہماری جوابدہی نازک ہوتی جائیگی حضرت امام نے تبلیغ کے فرض کو ہم پر لازم کر دیا۔ اور ہر شخص کو ایک ماہ سال ضرور دینا ہوگا۔ میں قوی امید بھی اسکا عملاً ہونا یقین کرتا ہوں۔ ہم نے اس کے اشتہار دین کو دنیا پر مقدم کرنیکا عہد کیا ہے۔ ہمارا کوئی عہد نہیں ٹوٹا جا سکتا۔ اگر وہ ساری زندگی اس مقصد کیلئے لے لیکن وہ رحم کرتا ہے۔ اور صرف ایک ماہ کے لئے حکم دیتا ہے۔ اس لانبی خدمت میں کوئی شخص انکار کریگا جو ات نہیں کر سکتا۔

ضرورت اسی بات کی تھی کہ ہم پر لانبی خدمت کا وقت نہ آیا ہوتا ہم خود اپنے عمل سے اس لزوم کا ثبوت دیدیتے۔ ہماری غفلت کا یہ نتیجہ ہے کہ یہ لانبی خدمت عاید کی جاتی ہے پس اٹھ کھڑے ہو کہ اب بیٹھنے کا وقت نہیں بس ہمت جس جوش اور جس سرگرمی سے زندگیاں وقف کرنے کو چلے کھڑے ہوئے تھے اس سے زیادہ جوش زیادہ سرگرمی اور خوشی کے ساتھ اب مجاہدین کی جماعت اوٹھے گی۔

میں افسوس سے ظاہر کرتا ہوں۔ اور اپنی غلطی کا علی الاعلان اقرار کرتا ہوں کہ وقف کنندگان کے متعلق جو کمیٹی تحریک کا سلسلہ جاری نہیں رکھ سکا کئی لاکھ کی جماعت میں ۶ سو سے زائد وقف کنندگان کی تعداد ایسی نہیں کہ ہم خود مباہات سے اسکا اظہار کریں۔ اور پھر جبکہ انمیں ایسے بھی ہوں کہ

وقت پر پیچھے ہٹ گئے ہوں

کیا انہوں نے قرآن مجید میں قاعدین کے متعلق خدا تعالیٰ کے وعید نہیں پڑھے کیا وہ اس سے ناواقف ہیں کہ خدا تعالیٰ سے عہد کر کے اسکو پورا نہ کرنیوالے کا انجام کیا ہوتا ہے۔ جن سے اس قسم کی کمزوری کا صدور ہوا ہے۔ وہ اس کی تلافی کریں اور ایسی تلافی کہ وہ تلافی کہلا سکے۔ انہوں نے نہایت نازک حالت پیدا کر دی ہے۔ تو خدا کا احسان ہے کہ انہیں اس قسم کی سزا نہیں دی جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ملی اور جسکا ذکر صراحت کے ساتھ قرآن مجید میں ہے۔

پس ضرورت ہے۔ تبدیلی کی ضرورت ہے بالکل خدا کیلئے ہو جانے کی ضرورت ہے خدا کی راہ میں سب کچھ دیدینے کی میں حضرت امام کے اس خطبہ کی طرف توجہ دلاتا ہوں اور پھر توجہ دلاتا ہوں کہ ان الفاظ کو پڑھو جو میں نے اوپر نقل کئے ہیں پھر اپنا امتحان کرو اور اپنے دل سے سوال کرو کہ

وہ مجاہد بننے کو طیار ہو یا نہیں

اگر شرح صدر کے ساتھ ہاں اور خدا کی آواز آئے تو تمکو مبارک ہو ورنہ خطرہ ہے کہ ہم خدا کے حضور مقرب نہ ہوں۔ اللھم لا تجعلنا منھم۔ آمین۔ ہمارا فرض اہم ہو گیا ہے اور ہمارا مقام نازک ہے۔

مبارک وہ جو اوٹھے اور آگے بڑھے

دیکھو میرے دوستو اخبار شائع ہو گیا

مصری مجاہد کا اخبار قصر النیل آ گیا

مصری ڈاک مجاہد مصر کے اخبار قصر النیل کو لیکر آئی ہے اور اب انشاء اللہ العزیز امید ہے کہ خدا کے فضل و کرم سے ہر ہفتہ کی ڈاک میں اخبار آتا رہیگا۔ اخبار فی الحال آٹھ صفحہ پر شائع ہوا ہے اور یہ بامقصد اخبار ہے جسمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپکے ہر دو خلفاء کے فوٹو دیئے گئے ہیں۔

مجھکو اخبار کے متعلق اور کچھ کہنا نہیں صرف یہ بتانا ہے کہ اسوقت مصر میں اخبار کی سخت ضرورت تھی۔ حزب الوطنی نے جو شر اٹھایا ہے اسکے دفعیہ کیلئے خود حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو یہ مکتوب لکھنا پڑا۔ جو الفضل کی کسی گذشتہ اشاعت میں شائع ہوا ہے۔ مصر میں احمدیت کیلئے ایک جوش پایا جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے امید ہے کہ یہ جوش باہوکت اور کامیابی کا موجب ہوگا۔ مصر میں اخبار کی ضرورت عرصہ سے محسوس ہو رہی تھی اور اب اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اسکے لئے راہ کھولدی ہے۔ میں بڑے زور سے اپنے خاص احباب کو خصوصاً اور تمام ناظرین الحکم کو عموماً توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ بہت جلد قصر النیل کے کم از کم چھ سو خریدار ہندوستان میں مہیا کر دیں۔ یہ تعداد اخبار کے بقا کیلئے انشاء اللہ مدد دیگی۔ جب میں چھ سو کہتا ہوں تو یہ نہ سمجھیں کہ اسی قدر تعداد کافی ہوگی نہیں یہ تو کم از کم تعداد ہے اور مجھکو اپنے مولا کریم پر بھروسہ ہے کہ جلد یہ تعداد پوری ہو سکے گی۔

حضرت مسیح موعودؑ کو ایک بار الہام ہوا تھا۔ دیکھو میرے دوستو اخبار شائع ہو گیا۔ کوئی تعجب کی بات نہیں کہ یہ الہام قصر النیل ہی کے اجراء کی صورت میں پورا ہو۔ بہرحال ضرورت ہے کہ چھ سو خریدار بہت جلد پورے ہوں۔ یہ چھ سو خریدار فتح مصر کے اسباب میں سے ایک سبب ہو سکتے ہیں۔

نہایت ناسپاسی ہوگی اگر میں اپنے ایک نہایت مخلص اور سرگرم اشاعت بھائی کا ذکر نہ کرونگا۔ جو مولوی حافظ سید عبد العلی صاحب وکیل حیدرآباد دکن، بہت ہی پیچھے اس سلسلہ میں آئے ہیں مگر سلسلہ کی اشاعت کے لئے انہیں اسقدر جوش ہے کہ وہ نہایت خاموشی کے ساتھ بہت بڑی مالی قربانی کرتے رہتے ہیں۔ سلسلہ کی اخبارات اور کتابیں وہ خریدتے ہیں۔ اور لوگوں کو دیتے ہیں اکثر تو انکے نام اخبارات اپنی جیب سے جاری کراتے ہیں۔ مصری اخبار کے لئے بھی انہوں نے اپنی وسعت سے بہت بڑھکر مدد دی ہے میں جانتا ہوں۔ کہ وہ اس اظہار سے ناخوش ہونگے۔ مگر میں نہیں چاہتا کہ جماعت ایسے مخلص فی الدین بھائی کو اپنی دعاؤں سے محروم رکھے۔ وہ اپنا کام نہایت خاموشی سے کرنیکے عادی ہیں۔ اللہ تعالیٰ انکے اموال میں برکت دے۔ آمین

۶۰۰ خریداروں کا مطالبہ بہت ہی کم مطالبہ ہے جس کے پورا کرنے میں بہت جلدی کرنی چاہیئے۔ مگر کوئی درخواست بدوں قیمت پیشگی درخواست نہ سمجھی جاوے گی۔ اسلئے احباب اپنی درخواست کے ساتھ دس روپیہ کا منی آرڈر بھی ارسال کریں دفتر اکثر دفعہ وار ہے کہ وہ اسی قیمت منزل مقصود پر پہونچاوے۔ مدراسلات اخبار قصر النیل سے پتہ ذیل پر ہو۔

الشیخ محمود احمد احمدی مدیر قصر النیل ۵۴ شارع قاہرہ (مصر)

مصری مجاہد کا خط اپنی والدہ کے نام

مصری مجاہد کے تازہ ترین مکتوبات میں سے میں بعض جملے اسلئے درج کر رہا ہوں کہ وہ جماعت کو اپنے آقا و مطاع امام سے محبت پیدا کرنیکا موجب ہو سکتے ہیں۔ اور اپنی خواہشوں پر اس کی مرضی کو مقدم کرنے کے لئے محرک ہو سکتے ہیں۔ میں اپنے آپ کو بہت خوش قسمت یقین کرتا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ نے عزیز مکرم محمود احمد سلمہ اللہ احد کو اس راہ سعادت پر چلنے کی توفیق دی ہے۔

ماں کی محبت اور مامتا مشہور ہے۔ مجاہد مصری کو اس کی والدہ نے خط لکھا تھا اور دریافت کیا تھا کہ تم کب آؤ گے؟ اس کے جواب میں اس نے جو خط لکھا ہے میں چاہتا ہوں الحکم کے پڑھنے والے بھی اس لطف اور ذوق میں شریک ہوں جو میں اٹھا رہا ہوں۔

اقتباس از مکتوب

اماں! آپ مجھ سے پوچھتی ہیں کہ میں کب آؤں گا؟ میں اس سوال کا کوئی جواب نہیں دے سکتا۔ میں تو سیدنا امامنا کے حکم کا نوکر ہوں۔ جب حکم دینگے آؤنگا۔ اگر وہ سال حکم نہ دیں تو قادیان میں قدم نہیں رکھ سکتا۔ میں دعا کرو جب آؤں میں خدا اور اسکے خلیفہ کی خوشی سے آؤں۔ مجھ کو جماعت میں سے کسی انسان کی خوشی کا خیال نہیں مگر صرف حضرت صاحب کا۔

تاہم امید ہے کہ شاید حج کے بعد اجازت مل سکے یا امید ہے کہ جو کہ بہت بڑی حد تک پوری ہونے کا یقین رکھتی ہے۔

احمدی نمائندے ہندو مسلم کانفرنس میں

جیسا کہ پچھلے ہفتہ میں اطلاع دی جا چکی ہے شیخ عبد الرحمٰن صاحب مولوی فاضل مصری اور شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم حسب الارشاد حضرت خلیفۃ المسیح دہلی روانہ ہوئے ۱۸ تاریخ وہاں پہنچے۔ چودھری فتح محمد صاحب امیر وفد المجاہدین بھی تشریف لا چکے تھے۔ (چودھری ظفر اللہ خان صاحب پیر ۱۷ کو پہنچ سکے) حضرت خلیفۃ المسیح کا مکتوب مسلم لیڈروں کو پہنچا دیا گیا۔ یہاں سے تار بھی جا چکا تھا جس کے جواب میں مفصلہ ذیل تار ۱۹ ر ستمبر حضور کو وصول ہوا۔

دہلی مورخہ ۱۸-۹/۲۳ بوقت سوا چار بجے سہ پہر حضرت مرزا محمود احمد صاحب۔ قادیان۔ بٹالہ۔ نمائندے پہنچ گئے ہیں آپ کی مہربانی پر مشتمل اور حوصلہ افزا خط اور فوری توجہ کا تہ دل سے شکریہ۔ آپ کا مشورہ ہمارے لئے بڑی مدد کا موجب ہوگا۔

(اجمل خان)

ہندو مسلم اتحاد پر غور کرنیکے لئے جو کمیٹی مقرر ہوئی اسکی سفارش کے مطابق کانگریس کے کھلے اجلاس میں اس مضمون کے ریزولیوشن پاس ہو چکے تھے۔

اوّل۔ یہ کانگریس فیصلہ کرتی ہے کہ مقامات فسادات کا معائنہ کرنے اور معاملات کی تحقیقات کرنے کے لئے مجلس مقرر کی جائے۔ تاکہ فسادات کے حقیقی ذمہ دار کا علم ہو۔ جو شخص ایسی افسوسناک حرکات کے مجرم قرار پائیں انکی علی رؤس الاشہاد مذمت کی جائے۔

نیز کانگریس کا یہ اجلاس تجویز کرتا ہے کہ مجلس مذکوران وسائل و ذرائع کو پیش کرے۔ جو اس قسم کے افسوسناک واقعات کے اعادہ کا سدباب کر دیں۔ اور تمام مختلف المذاہب جماعتیں ایک دوسرے کے جذبات کو صدمہ پہونچائے بغیر اپنی مذہبی رسوم و عبادات ادا کر سکیں۔

اس مجلس کو اپنا تحقیقاتی مشن پنجاب سے شروع کرنا چاہیئے۔ اور دو ماہ کے اندر اندر تمام مقامات کا معائنہ کر کے آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے پاس روئداد پیش کر دینی چاہیئے۔

دوم۔ ہندوستانی اخبارات سے استدعا کی جائے کہ وہ ایسا رویہ اختیار نہ کریں۔ جو ہندوستان کی بہتری کے منافی ہو۔ اور مختلف کے تعلقات باہمی کشیدہ کر دے۔ اور باہمی تلخی روما ہو۔

مجلس عاملہ کو ہدایت کی جائے کہ وہ ہر ایک صوبہ میں ایک چھوٹی سی مجلس مقرر کر دے کہ وہ ایسے اخبارات سے جو اشتعال انگیز مضامین یا ایسا مواد جس سے نفاق پھیلنے کا احتمال ہو۔ شائع کرتے ہیں۔ استدعا کرے کہ وہ اس طرز عمل سے باز آجائیں۔ اگر اس مصالحانہ اور دوستانہ مشورہ کے بعد بھی کوئی مقتدیہ منفعت بخش نتیجہ حاصل نہ ہو تو ان اخبارات کے خلاف اعلان کر دے۔

اخیر میں کمیٹی میں ہمارے نمائندوں کے جانے تک معاملہ جو صورت اختیار کر رہا تھا۔ وہ پیج کے مفصلہ ذیل الفاظ سے ظاہر ہے۔

اسکے بعد دہلی کے مرکز آگرہ سے دو فریقوں کے مبلغوں اور پرچارکوں کو اوٹھا لینے کا سوال زیر بحث رہا۔ اس بات پر تقریباً باہمی اتفاق معلوم ہوتا تھا کہ اس بارہ میں کچھ ضرور کرنا چاہیئے۔ اور اگر دونوں فریق کے کارکن واپس آکر ملکانے راجپوتوں کو ان کی برادری پر چھوڑ دیں تو ملک کی فضا بہت کچھ درست ہو جائے۔ لیکن متنازعہ امر ایک ہی رہ گیا۔ جمعیۃ العلماء ہند کے صدر اور ناظم وغیرہ احباب کی طرف سے یہ زور دیا گیا تھا۔ کہ جب تک بھارتیہ ہندو شدھی سبھا کے پرچارک واپس نہ بلائے جائیں

قبل از مسلمان فیصلہ اپنی جمعیت کے وہ اپنے مبلغین کو واپس نہیں بلا سکتے۔ اسوقت قادیان کی طرف سے بھی چار مبلغ آگئے ایسے بیمار نہیں بھیجے کے لئے ملتوی ہوا۔

اسی تاریخ کو پہنچکر حضرت امام جماعت احمدیہ کی دی ہوئی ہدایتوں کے مطابق اپنا نقطۂ خیال واضح کیا جس پر جو تجاویز آخر قرار پائیں وہ ۱۹ ستمبر کانگریس کے کھلے اجلاس میں پیش ہو کر پاس ہو گئیں اور ان کا مختصر ذکر پرتاب کے تار میں یوں آیا ہے۔

شدھی کے متعلق تحقیقاتی کمیٹی کی تقرری

شدھی کے متعلق ریزولیوشن میں ایک کمیٹی جو سیتا رام (میرٹھ) پنڈت نیکی رام (دہلی) مسٹر محمد سفیع (پٹنہ) اور خان ذوالفقار علی خان صاحب قادیان اور ایک سکھ صاحب پر مشتمل ہو کر وہ ماہ پر بند ھک کمیٹی نامزد کی گئی۔ اس غرض سے مقرر کی گئی کہ وہ موقعہ پر جا کر ان غلط اور مذہبی کارروائیوں کے متعلق تحقیقات کریں کہ جو کسی فریق نے تبدیل مذہب کی مہم کے دوران میں کی ہیں۔ اور ایسی کارروائیوں کے انسداد کے ذرائع کی سفارش کریں اور ۱۵ دسمبر تک مکمل یا کم از کم ابتدائی رپورٹ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے پاس بھیجدی جائے کہ جو ناواجب حرکات کرتی رہی ہیں۔ اس ریزولیوشن کے پاس کیئے جانے سے پہلے ایک ڈیلی گیٹ نے اعتراض کیا کہ کمیٹی میں غیر کانگرسی اصحاب شامل ہیں اسپر پنڈت مالوی اور مولانا محمد علی نے تشریح کی کہ پانچ ممبران صرف دو کانگرس کے ممبر نہیں ہیں۔ انہیں اسوجہ سے منتخب کیا گیا ہے کہ وہ اس کام کے خاص طور پر اہل ہیں

شہری حفاظتی دستے بنائے جائیں

ایک اور ریزولیوشن میں مقامی کمیٹیوں کو ہدایات کی گئیں کہ وہ اپنی زیر نگرانی اور کنٹرول شہری حفاظتی دستے جنمیں تمام ہندوستانی شامل ہو سکیں۔ امن و امان برقرار رکھنے اور مجلسی فرائض سرانجام دینے اور اپنے ممبران کی جسمانی حالت کو ترقی دینے اور انہیں اپنی اور سوسائٹی کی حفاظت کے لیئے مضبوط بنانے کی غرض سے قائم کیئے جائیں۔ ان حفاظتی دستوں کی بناوٹ اور کام کے متعلق قواعد و ضوابط کارکن کمیٹی بنائیگی۔ اور تمام دیگر لوکل باڈیز اور خلافت کورز سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ "سول گارڈز و شہری حفاظتی دستوں کے ساتھ تعاون کریں۔ مولانا محمد علی نے امید ظاہر کی کہ تمام دیگر کورز اپنے آپ کو کانگرس سول گارڈز کے ساتھ شامل کر دینا مفید پائیں گے۔

تمام اقوام کے لیڈروں کا مشترکہ اعلان

مولانا صاحب نے کانگرس کو مطلع کیا کہ ہندو مسلم اتحاد کے متعلق سب کمیٹی نے ایک اعلان تیار کیا ہے جسپر تمام سرکردہ علماء پنڈتوں اور ہندوستان کی تمام جماعتوں کے مذہبی اور پولیٹکل لیڈروں نے دستخط کیئے ہیں۔ اسمیں اعلان کیا گیا ہے کہ کسی قوم کے کسی ممبر کا کسیکی جان و مال عورتوں کی عزت یا مقامات پرستش پر حملہ کرنا گناہ ہے اور کہ خواہ حملہ آور اپنی قوم کا ہی آدمی کیوں نہ ہو تمام کو حملہ آور کے خلاف مظلوم کی امداد کرنی چاہیئے

سوامی شردھانند مباحثہ نہیں کرینگے

مجھے پہلے ہی یقین تھا کہ سوامی شردھانند مباحثہ نہیں کرینگے باوجود اس بات کے کہ میں لالہ منشی رام کی بحیثیت اپنی قوم کے ایک سرگرم لیڈر ہونیکی عزت کرتا ہوں میں یہ یقیناً جانتا ہوں کہ انکی مذہبی علوم کے متعلق قابلیت کا درجہ بہت ہی نیچا ہے اور وہ اس میدان کے مرد نہیں۔

آخر لالہ جی نے اعلان کر دیا کہ فساد کے اندیشہ سے مباحثہ بند کرتا ہوں یہ عذر نہایت بودا اور مضحکہ خیز ہے جبکہ ہر ایک فریق اپنی جماعت کے امن کا ذمہ دار ہونے کا پابند تھا پھر فساد کا احتمال کہاں سے نکل آیا۔

کسی قوم یا جماعت کے متعلق اس قسم کا الزام دینا کہ ان سے فساد کا احتمال ہے اس قوم کی صریح اخلاقی توہین ہے بہرحال یہ عذرات ہیں اور ان عذرات کی آڑ میں مباحثہ سے نجات ہوئی۔

ریاست حیدرآباد میں مدراس کے اخبار ہندو کا داخلہ بند

مدراس کے اخبار ہندو کا داخلہ ریاست حیدرآباد میں بند کر دیا گیا ہے۔ ہندو کے ایڈیٹر نے ایسوسی ایٹڈ پریس کے نام مقام سے انٹرویو کر کے یہ ظاہر کیا ہے کہ "اخبار ہندو نہ سنت نہال سنگھ کے خیالات کا ذمہ دار ہے اور نہ ان کی نکتہ چینیوں کے خیالات۔ اخبار ہندو کے کالم ہمیشہ بحث و مباحثہ کے لیئے کھلے ہوئے ہیں اور ہمنے کبھی اخبار نویسی کی خلاف ورزی کر کے کسی پر نامناسب نکتہ چینی نہیں کی اگر ریاست کے حکام کو کوئی اندیشہ نہیں ہے تو انکو چاہیئے کہ وہ میدان میں آئیں" جہانتک آزادانہ نکتہ چینی کا سوال ہے ہر اخبار کو یہ حق ہے کہ وہ کسی بد انتظامی کی اصلاح کے لیئے آواز اٹھائے۔ اور کسی نیک دل انسان کو اسکا انکار نہیں ہونا چاہیئے۔ باوجود اس کے کہ میں جانتا ہوں اور واقعات شاہد ہیں کہ کوئی مہذب گورنمنٹ کسی اخبار نویس کو جائز نکتہ چینی کے اصولوں سے نکلنے کی اجازت دیکر امن عامہ کو بگاڑنے کی اجازت نہیں دے سکتی۔ آئے دن اخبارات کے داخلے بند ہوتے رہتے ہیں ولایت سے مسلم سٹینڈرڈ کا داخلہ بند کیا گیا اور یہ فہرست بہت طویل ہے۔

ہر ایک گورنمنٹ کو اپنے ملکی فساد اور امن عامہ کی حفاظت سب سے زیادہ عزیز چیز ہے اور ہونی چاہیئے۔ اگر کسی اخبار کی تحریرات ملک میں شورش یا نقض امن کا کسی رنگ میں باعث ہو سکتی ہیں تو امن کی ذمہ وار گورنمنٹ کو اس اخبار کے ساتھ وہی سلوک کرنا چاہیئے جس سے بدامنی کی روک متصور نہ ہونے پائے۔ اس لئے اصولی طور پر ریاست حیدرآباد کا ایسا حکم نافذ کرنا ناجائز نہیں ہو سکتا اور ہندو کا اسکے لئے شور مچانا جائز نہیں۔ بہت اخبار ہیں جنکا داخلہ ریاستوں میں بند ہے۔ وہ اپنے انتظامی مصالح کو آپ سمجھتی ہیں لیکن باوجود اس حکم کے متعلق یہ رائے رکھنے کے بھی میں ریاست حیدرآباد کے ذمہدار حکام کو مشورہ دوں گا کہ وہ ہندو کے داخلہ کی ممانعت کے احکام کو اگر منسوخ کر دیں تو اس میں ریاست کی فتح ہے۔ ہندو کے مضامین کی تردید واقعات کی روشنی میں کی جاوے تو یہ زیادہ مفید ہوگا۔

"ہندو نے یہ بھی کہا ہے کہ سنت نہال سنگھ ایک کہنہ مشق اخبار نویس ہیں اور حیدرآباد میں وہ ریاست کے مہمان تھے اور انکو حالات کے مشاہدہ اور مطالعہ کرنے کے لیئے ہر قسم کی آسانیاں بہم پہنچائی گئیں تھیں"

ناظرین الحکم جانتے ہیں کہ میں نے پہلے ہی اس امر کا اعلان کر دیا تھا۔ مجھے ذاتی علم ہے کہ سنت نہال سنگھ شاہی مہمان کی حیثیت سے رہے اور ریاست کا نمک کھاتے۔ خود ہندو ہی کے الفاظ اس امر کی دلیل ہیں کہ نکتہ چینی کسی خاص باعث سے ہو رہی ہے اگر ریاست کے نظم و نسق میں ناقابل تردید نقص تھے تو کیا سرے سے ہی نہیں ہو سکتا تھا کہ سنت نہال سنگھ کو مشاہدہ حالات میں آسانیاں بہم نہ پہنچائی جاتیں۔ ریاست کا اسکو اس مقصد میں مدد دینا اسکی اخلاقی جرأت اور نیک نیتی کی دلیل ہے۔

کسی انتظام میں اصلاح کی گنجائش ہونا اور ترقیات کے لئے کسی کمی کا رہ جانا ایک معمولی بات ہے اور یہ قابل اعتراض نہیں ہوتی۔

میں اسوقت ہندو کے مضامین پر تعقیب نہیں کر رہا ہوں اور نہ ریاست کا ڈیفنس پیش کر رہا ہوں بلکہ اصولاً میں نے بتایا ہے کہ کسی اخبار کا داخلہ بند کر دینا کوئی ایسی بات نہیں کہ کسی ملک یا قوم کے امن کے مقابلہ میں قابل اعتراض ہو۔ ابھی ملک کی سب سے بڑی سیاسی جماعت (کانگرس) نے ان اخبارات کو تنبیہ کی ہے جو ہندو مسلم اتحاد کو توڑنیکا ایک ذریعہ ہیں کہ اگر انھوں نے اصلاح نہ کی تو آخری حربہ ہمارا ان کو بائیکاٹ کیا جائے گا۔ کیا یہ داخلہ بند کرنے سے بڑھ کر ہے تو اصولاً ریاست کا یہ حکم بالکل جائز ہے۔ اسکو اپنی ریاست کے امن کو قائم رکھنا ہے۔

لیکن ریاست کی عام فیاضی کو مدنظر رکھ کر کہ جیسے ہی نے سنت نہال سنگھ کو نہایت آزادی سے اپنے انتظامی صیغہ جات اور حالات کے مشاہدہ کا موقعہ دیا۔ اور مہمان رکھا گو بعد میں اس نے زبانی کا اظہار کیا۔ اسی طرح اگر وہ ہندو کے داخلہ کی ممانعت کے احکام کو منسوخ کر دے تو کوئی حرج نہیں مجھے امید ہے کہ مشورہ پر غور کیا جائے گا کہ جو نہایت نیک نیتی سے دیا گیا ہے ●

ہندو اخبارات کا قبل از مرگ واویلا

شدھی کے ذرائع کے متعلق جو تحقیقاتی کمیٹی مقرر ہوئی ہے اسکے خلاف بعض ہندو اخبارات قبل از مرگ واویلا کے مصداق شور مچانے لگے ہیں اور اسے قبل از وقت بے سود قرار دیکر اصل بات کو چھپانے کی کوشش کر رہے ہیں میرے خیال میں ہندو پریس اپنے لیڈروں کی اسطرح تضحیک اور توہین کر رہا ہے۔

پنڈت مالویہ جی اور شردھانند جی۔ راجہ رامپال سنگھ جی اور پنڈت موتی لال نہرو جیسے بزرگ ہندو قوم کے لیڈر وہاں موجود تھے۔ اور انھوں نے ہندو مسلم اتحاد کے سلسلہ میں شدھی کے دھبہ کو پاک کرنیکے لئے اس تحریک کو منظور کیا۔ اب ہندو پریس کا شور مچانا ان کی پوزیشن کو کمزور کرنا ہے کانگرس سے یہ کہنا پڑے گا کہ یہی لوگ ہیں جو ہندو مسلم اتحاد کی راہ میں روڑا اٹکاتے ہیں اسلئے ایسے اخبارات کو کانگرس کے ریزولیوشن کے موافق فوراً تنبیہ کی جاوے اور ملک کی بہتری اور بھلائی کے نقطۂ خیال سے انہیں منع کیا جاوے کہ جب تک تحقیقاتی کمیٹی اپنی رپورٹ شائع نہ کرے وہ خاموشی سے حالات کا معائنہ کریں

(۳۶)

قادیان کے خلاف ہندو قوم میں اشتعال پیدا کرنے کی نئی تحریک

جبکہ ہندو مسلم اتحاد کی تحریک میں جاری ہے

اور احمدی جماعت نے اس تحریک کو کامیاب بنانے کے لیئے ہر ممکن کوشش جاری رکھتی ہے قادیان کے خلاف ہندو قوم میں اشتعال پیدا کرنے کے لیئے لالہ خوشحال چند جی نے اپنے اخبار تلاب میں ایک واویلا شروع کیا ہے۔ اور یہ یہ بتایا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیشگوئی کی تھی قادیان کے ہندو یا تو احمدی بن جائیں گے یا جلاوطن ہو جائیں۔ قطع نظر اس کے کہ یہ پیشگوئی کب ہوئی اس پیشگوئی کے متعلق لالہ شرمپت رائے جی کا حوالہ دیا ہے کہ ان کو زبانی کہا تھا افسوس ہے آج لالہ شرمپت رائے جی اس دنیا میں نہیں بہت سے نشانات کے گواہ تھے گاندھی نے باوجود چیلنج کے بھی ان سے کبھی نہ پوچھا احمدی جماعت کو آجتک جسقدر تکالیف دی گئی ہیں انکی داستان دردناک اور طویل ہے مگر ہمیں انکی شکایت کرنے کی ضرورت نہیں قادیان کے وہ شریف ہندو اور مسلمان موجود ہیں جو احمدی نہیں اور اس امر کی شہادت دے سکتے ہیں کہ احمدی جماعت کے امام نے ایسے موقعوں پر جبکہ قادیان کے بعض بااثر ہندوؤں کے مظالم سے تنگ آکر قانونی چارہ جوئی کی گئی تو فرد جرم لگنے ہوئے نہیں بلکہ ایسے وقت میں سزا کا حکم ہو جانے والا تھا انکو معاف کر دیا۔ اور سزا سے بچا دیا۔ دوسرے احسانات کا ذکر ہی کیا ہم اسکو انسانی فرض سمجھتے ہیں کہ اپنے اہل شہر کی ہر ممکن مدد اور خدمت کریں۔ اس سارے دردناک نوحہ کی غرض یہ ہے کہ باہر کے ہندوؤں میں جوش پیدا کر کے قادیان کے آریہ سکول کے لئے روپیہ اکٹھا کیا جاوے یہ غرض اس لغو طریق اشتعال کے بغیر بھی پوری ہو سکتی تھی۔ اور ہم سے بڑھ کر اس سے کوئی خوش نہیں ہو سکتا کہ قادیان کا تعلیمی رکہ شاندار ہو۔ یہ تعلیمی روح قادیان میں احمدی جماعت کے امام ہی نے پیدا کی ہے اور اسکے فیضیان ہی کا یہ ادنیٰ کرشمہ ہے۔

مجھے افسوس ہے کہ لالہ خوشحال چند جی کو قادیان کے آریوں نے صحیح پیشگوئی نہیں بتائی جو قادیان کی ترقی کے متعلق ہے جس جس قدر قادیان ترقی کرے گا۔ اسی قدر یہ شاندار پیشگوئی پوری ہوگی اور جس جس قدر لوگ آئیں گے قطع نظر اس کے کہ وہ ہندو ہوں یا مسلمان اس پیشگوئی کی عظمت بڑھے گی۔ پس ہم کو تو اس لحاظ سے آریہ سکول کی ترقی سے بہت ہی خوشی ہے کیا اس وجہ سے کہ قادیان کی ترقی کا ذریعہ ہے اور کیا اسوجہ سے کہ اس سلسلہ میں باہر سے لوگ آکر حضرت اقدس کی پیشگوئی کو پورا کرنے والے ہوں گے۔

جماعت کی تبلیغی مساعی کے متعلق جو رونا رویا گیا ہے۔ محض لغو اور بے سود ہے صداقت کا پھیلانا ہر صادق کا فرض ہے ہم دل سے چاہتے ہیں کہ ساری دنیا احمدی ہو جائے یہ جائز اور مقدس خواہش اور حق ہے لیکن ہم اسکے لئے حرام اور گناہ سمجھتے ہیں کہ کوئی ایسی تدبیر یا طریق اختیار کیا جاوے جو شریعت تو ایک طرف اخلاق کے ادنیٰ شعبہ کے بھی خلاف ہو۔ بہرحال اس ساری نوحہ خوانی کے بعد قادیان کے آریہ سکول کے لیئے لالہ خوشحال چند صاحب نے اپیل شائع کیا ہے کہ مستقل سرمایہ کے لیئے پچاس ہزار اور وہ بھی اخراجات کے لیئے مستقل دو یہ ماہوار دئے جاویں

جماعت احمدیہ پر تبلیغی مساعی کی بندش

ہیں سمجھتے کہ جماعت احمدیہ نیروبی کی تبلیغی مساعی کا ذکر نہیں کر سکا۔ اور اسے بہت بڑی فروگذاشت یقین کر کے اپنے قصور کا اعتراف کرتا ہوں۔ جماعت احمدیہ نیروبی نے البلاغ اخبار جاری کر رکھا ہے جس کے گیارہ نمبر آجتک شائع ہو چکے ہیں جہانتک معلوم ہوا ہے یہ اخبار مفت شائع کیا جاتا ہے۔ عزیز ملک احمد حسین صاحب اسکے ایڈیٹر اور اسکی انجمن کے سکرٹری ہیں۔

ملک احمد حسین اور وہاں کی جماعت کی مخلصانہ مساعی کی قدر و منزلت بڑھ جاتی ہے جبکہ یہ دیکھا جاتا ہے کہ وہ خود اخبار کو اپنے ہاتھ سے لکھتے ہیں اسلیئے کہ وہاں خوشنویس اخباری کاتب میسر نہیں آتے۔ مختلف جلسوں میں تقریریں کرتا۔ اور مخالفوں کے اعتراضوں کا جواب دینا عرض بہت بڑی مصروفیت نیروبی کی جماعت کی پائی جاتی ہے۔

ہندوستانی احمدی جماعت کا فرض ہے کہ اس اخبار کی اعانت کرنے میں کوئی کمی نہ کرے اور اگر کوئی کاتب صاحب نیروبی جا کر اس اخبار کی کتابت کا کام سنبھال لیں تو نہ اس سے صرف اخبار کی بہتری اور شان میں اضافہ ہوگا بلکہ خود ان کو بھی فائدہ پہنچے گا۔

میں اس اخبار کے اجراء پر اپنے مکرم بھائی ملک غلام حسین صاحب (جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پرانے خادموں میں سے ہیں) مبارکباد دیتا ہوں کہ ان کے سعادت مند بیٹے تبلیغ کے کام میں کیا حصہ لے رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی ہمت میں برکت دے۔ آمین

دارالامان کا ہفتہ

۱۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی صحت الحمد للہ اچھی ہے۔ درس قرآن مجید جاری ہے۔

۲۔ ۳ ستمبر ۱۹۲۳ء کی شام کو انجمن محبان اسلام کا ماہواری جلسہ ہوا۔

یہ انجمن نونہالان مدرسہ احمدیہ نے قائم کی ہے اور اسکے سکرٹری عزیز مکرم صاحبزادہ شہید السلطان سلمہ اللہ الرحمٰن خلف ارشد حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ ہیں۔

میں نے دیکھا کہ چھوٹے چھوٹے بچے نہایت قابلیت کے ساتھ اپنے مضامین کو ادا کرتے تھے سکرٹری کی رپورٹ بہت دلچسپ تھی۔ میں اپنے نونہالوں کی اس انجمن کی کامیابی کے لیئے دعا کرتا ہوں۔ بچوں میں ایسی تحریک بہت برکات اور قومی زندگی پیدا کرنے کا موجب ہوتی ہے۔

تکمیل وصیت کی ضرورت

ایک دوست نے لکھا ہے کہ ایک احمدی سوصی فوت ہو گئے ہیں ان کے رشتہ دار غیر احمدی ہیں جو وصیت پر عمل کرنے میں مخل ہیں۔ اس مقرر کو لکھا گیا کہ اگر نعش یہاں بھیجی جاوے جسکا جواب ملا کہ جب تک وصیت پوری نہ کر دی جاوے امیر جماعت احمدیہ کیطرف اس جواب نے بعض کمزور احمدیوں کو فتنہ میں ڈالا ہے۔ حضور اس کے متعلق انتظام فرما دیں۔

حضور نے جواب میں فرمایا جب تک وصیت کی تکمیل نہ ہو جاوے نعش دفن کرنے کا قاعدہ نہیں۔ جس شخص کے رشتہ دار غیر احمدی ہوں اس کی جائداد اسکی ملکیت کے لحاظ سے کسی اور کی ہے اس کی وصیت کا کیا مطلب ہوا۔ بہشتی مقبرہ کی غرض تو یہ ہے کہ اس میں ان لوگوں کو دفن کیا جاوے جو اپنے عمل سے ثابت کر دیں کہ بڑے مخلص ہیں اور دین کے لیئے سب کچھ قربان کر رہے ہیں۔ اب جو شخص ایسا مال دیتا ہے جو انجمن نہیں لے سکتی یہ کون سی قربانی ہے اگر انجمن اس طرح تائش کیا کرے تو سارا وصیت کا روپیہ مفقود پر خرچ ہو جاوے۔ پس میں نے فیصلہ کر دیا ہوا ہے کہ اسکی وصیت تسلیم کی جاوے جو اپنی جائداد پر قبضہ کرا دیوے یا اسکی جائداد کا ملنا یقینی ہو۔

سوئزرلینڈ میں عربوں کی فتوحات

اسلامی فیروزمندیوں کا ایک دلچسپ باب

(مترجمہ مولوی ابوالحسنات صاحب ندوی)

نمبر (۱)

انقلاب زمانہ کا یہ کسقدر حسرت ناک واقعہ ہے کہ آج ہم جن ممالک کو قبلۂ مراد سمجھ کر اپنی مرادیں مانگنے کیلئے وہاں عاجزانہ حاضر ہوتے ہیں۔ وہ کبھی ہمارے اسلاف کے چمنستان عیش و اقبال رہ چکے ہیں۔ آج ہم اظہار عجز و اطاعت کیلئے جس سرزمین کی خاک سے اپنے جبین غبار آلودہ کر لیتے ہیں۔ وہ کبھی ہمارے فتح مند اسلاف کے سموں سے پامال رہ چکی ہے اور آج ہم جن قوموں سے اپنی قسمت کا فیصلہ چاہتے ہیں کبھی خود انکی قسمت کی باگ ہمارے ہاتھوں میں تھی۔ سرزمین سوئزرلینڈ جہاں ہم مسلمانوں کی قسمت کا فیصلہ کرنیکے لئے آج مغربی قومیں مجتمع ہوئی ہیں وہ کبھی ہم مسلمانوں کے خیل شوکت و اقبال کا جولانگاہ بھی رہ چکی ہے۔

یہ واقعہ تعجب انگیز نہیں کہ ہمارا عہد شوکت و عظمت سے ختم ہو چکا کیونکہ یہاں قوموں کا عروج و زوال زمانہ کی طبیعت کا ایک ناگزیر مادہ ہے جس سے کسی قوم کو مفر نہیں معلوم نہیں چشم روزگار اب تک ایسے کتنے تماشے دیکھ چکی ہے اور آئندہ دیکھے گی۔ یہ بالکل سچ ہے کہ ہمارا کاروان اقبال لٹ چکا اور اب اس غنیمت شدہ کاروان کی عظمت و شوکت کی شہادت اسکے وہ نقش قدم دیں گے جو سر راہ آجتک نمایاں ہیں۔

کاروان رفتہ و اندازۂ جاہش پیداست
زاں نشانہا کہ بہر راہ ازاں افتادہ است

ہاں یہ بھی سچ ہے کہ مدت سے زمانہ کا زبردست ہاتھ اب ان نشانوں کے مٹانے کیلئے پیہم حرکت کر رہا ہے اور وہ دوسری قوموں کی طرح ہماری داستان اقبال کو بھی افسانۂ پارینہ بنا دینا چاہتا ہے۔ لیکن ہاں ہم ابھی ایسی بے شمار نشانیاں موجود ہیں۔ جن سے دنیا ہمیں اچھی طرح پہچان سکتی ہے اور وہ ہماری داستان اقبال کا افسانۂ پارینہ نہیں بلکہ صحیفۂ عالم کے ایک حقیقی واقعی حصہ سے مطالعہ کر سکتی ہے۔

امیر شکیب ارسلان جو شام کے کوہستان لبنان کے رہنے والے اور دولت و ثروت کے ساتھ ساتھ گوناگوں علمی و ادبی قابلیتوں کے بھی مالک ہیں۔ وہ علامہ مفتی عبدہ مصری کے ارشد تلامذہ کی صف میں داخل ہیں۔ جب وہ ۱۹۱۹ء میں سفر یورپ کے سلسلہ میں سوئزرلینڈ پہنچے تو انکو وہاں کے علماء کی ملاقات و گفتگو آثار قدیمہ کے معائنہ اور بعض تاریخی کتابوں کے مطالعہ سے یہ معلوم ہو کر بے انتہا حیرت ہوئی کہ فاتح اندلس عرب خاص سوئزرلینڈ تک پہنچے تھے۔ اور ان اطراف و جوانب میں کم و بیش پچاسی برس تک انکی شاندار حکومت قائم رہی۔ انہوں نے ان اطراف میں عربی تمدن و تہذیب اور عربی صنعت و حرفت کو قابل ذکر ترقی دی تھی جس کے کچھ آثار و علامات وہاں اب تک باقی ہیں۔ چنانچہ امیر موصوف نے اس باب میں اپنے معلومات کو یکجا فراہم کر کے رسالہ المنار مصر کے دو نمبروں میں شائع کرایا ہے۔ ذیل کے صفحات خفیف تغیر و حذف کر دینے کے بعد اس مضمون کا ترجمہ ہیں۔

میں آجتک اتنا جانتا تھا کہ عربوں نے اسپین کی فتح کے بعد جنوبی فرانس پر قبضہ کر لیا تھا اور وہ دوسری طرف جزائر سارڈینیا اور سسلی وغیرہ کے علاوہ ایطالیہ تک پہونچ گئے تھے لیکن آج کی تاریخ یعنی ۱۹۱۹ء تک میں اس سے بالکل بے خبر تھا کہ عرب فاتح سوئزرلینڈ تک پہونچ گئے تھے۔ یہاں قریب قریب اسی برس تک انکی حکومت قائم رہی۔ اور وہ جرمنی کے جنوب میں دریائے کونسٹانز تک پہونچ گئے تھے جو قلب یورپ کی حیثیت رکھتا ہے۔

سوئزرلینڈ پہنچنے کے بعد سب سے پہلے جس نے میری توجہ اس مسئلہ کی جانب منعطف کی وہ سوئزرلینڈ کے مشہور و معروف مستشرق پروفیسر ہس ہیں جو ایک مدت تک مصر میں رہ چکے ہیں۔ اور میرے استاد شیخ محمد عبدہ مرحوم اور انکے درمیان خاص روابط اخلاص و محبت تھے۔ اوّل ملاقات میں انھوں نے مجھ سے ایک تاریخی کتاب کا تذکرہ کیا۔ جس کی زبان جرمن اور اس کے مؤلف کا نام فرڈ بناند کلر ہے۔ اور وہ ۱۸۵۶ء میں زوریخ میں چھپی ہے۔ اس کتاب سے معلوم ہوا کہ سوئزرلینڈ میں عرب آئے تھے۔ اس کے بعد میں نے مزید تلاش و جستجو شروع کی۔ تو فرانسیسی مصنف موسیو رینو کی ایک مفصل تصنیف ہاتھ آئی۔ جس میں انہوں نے فرانس۔ سافوائے، پیامونٹ اور سوئزرلینڈ پر مسلمانوں کے حملوں کی تاریخ لکھی ہے۔ اس کے علاوہ پھر اور کتابیں ملیں جن کے مطالعہ سے قطعی طور پر معلوم ہوا۔ کہ عرب سوئزرلینڈ تک فتح کر چکے تھے۔ پھر کتابوں کے علاوہ وہاں عربوں کے بقیہ آثار عربی نام اور عربی کے جواب تک محفوظ ہیں نظر سے گزرے۔ ان سبھوں سے بھی ثابت ہوا کہ وہاں عربی حکومت قائم تھی۔ اور اسی پچاسی برس تک عرب ان اطراف پر حکمران رہے۔

ان اطراف میں عربوں کی فتوحات کی ابتدا نہایت نادر الوجود و تعجب انگیز طریقہ پر ہوئی۔ بیان کیا گیا ہے کہ ۸۹۱ء میں بیس عربوں کی چھوٹی سی جماعت ایک کشتی میں سوار ہو کر سواحل اسپین سے روانہ ہوئی رستہ میں یہ لوگ منزل مقصود کی راہ بھول گئے۔ اور سمندر کے زبردست تھپیڑے سے انکو اطراف جنوہ (اٹلی) کے ساحل خلیج سلان تراپس پر لے آئے۔ یہ گم گردہ راہ قافلہ وہاں اتر پڑا۔ اور آبادی کی طرف بڑھا۔ ان لوگوں نے کوہ موروس کے آس پاس والے جنگل کو اپنا کیمپنگ رہنما بنا لیا۔ اور ادھر ادھر کے دیہاتوں پر چھاپے مارنے لگے۔ یہ لوگ وہاں کے لوگوں سے اسی طرح لڑتے ان کو قید کرتے۔ اور مال غنیمت لے کر اپنی جائے پناہ میں چلے آتے۔ یہاں تک کہ رفتہ رفتہ اس طرح ان لوگوں نے ان اطراف کی تمام آبادیوں کو مغلوب و مطیع کر لیا۔

بعض مؤرخین اس واقعہ کو ان لفظوں میں بیان کرتے ہیں۔ کہ میں بحری غارت گر عرب ساحل اندلس سے سواحل پر فرانس واقع جنوبی فرانس کے قصد سے چلے لیکن مخالف ہوا کے طوفان نے ان کو خلیج عزیجیا۔ خلیج سان تروپیں میں پہونچا دیا۔ یہاں یہ لوگ اس طرح خشکی پر اتر پڑے۔ کہ قریب جوار کے باشندوں کو ان کی آمد کی کوئی اطلاع نہیں ہوئی۔ اس خلیج کی طبعی حالت ان لوگوں کے لئے ایک زبردست مساعد تھی۔ کیونکہ یہاں گھنے جنگل کے علاوہ اس کے ہر چہار طرف سربفلک پہاڑیاں تھیں۔ جو انکے لئے محفوظ و مستحکم قلعہ کا کام دیتی تھیں۔ ان لوگوں نے اُتر کر سب سے قریب کی آبادی پر حملہ کیا۔ اور لوگوں کو مقید و مقتول کرنا شروع کیا۔ جس کی وجہ سے ان کا رعب لوگوں پر چھا گیا۔ اور اس طرح یہ عرب ان اطراف کے تمام اہم مقامات پر قابض ہو گئے۔

جب ان لوگوں نے وہاں بکثرت مال غنیمت حاصل کیا۔ تو اسپین سے اپنی جماعت کے سوا آدمی اور بلوائے جن کی آمد سے ان کی طاقت زیادہ ہو گئی۔ اور یہ لوگ اب اور آگے بڑھ کر حملے کرنے لگے۔ جن آبادیوں پر یہ لوگ فتح پاتے وہاں کے لوگوں سے جزیہ وصول کرتے۔ ان فتوحات میں ان کے لئے ایک زبردست مساعد ان اطراف کے باشندوں کا باہمی اختلاف بھی تھا۔ جس کی وجہ سے خود ان میں کے بعض گروہ بعض دوسرے گروہ کے مقابلہ میں ان کے دست و بازو بن جاتے تھے۔ غرض اسطرح اس چھوٹی سی جماعت کا زبردست رعب و اقتدار قائم ہو گیا۔ اور یہ حالت ہو گئی کہ ان میں ایک فرد ہزاروں کے مقابلہ میں آنے سے بھی نہیں جھجکتا تھا۔ دو چند ہی سال کے بعد ان اطراف کے متعدد و مشہور و مستحکم قلعے ان کے قبضہ میں آ گئے۔ جن میں سب سے زیادہ اہم اس سلسلہ کوہ کے جو جبال فراکسینہ کے نام سے مشہور ہے قلعے تھے اور وہاں آج بھی ان کے قدیم آثار میں سے ان منہدم عمارتوں کے جو قریب قریب فنا ہو چکی ہیں بچے کھچے نشانات اور گھر جو پہاڑوں ہی میں ان کی چٹانیں کاٹ کر بنائے گئے ہیں۔ اور وہ کنوئیں جو پہاڑ کی چٹانوں میں کھودے ہوئے ہیں۔ اب تک باقی رہ گئے ہیں۔

(مسلم راجپوت)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت استاذی خلیفۃ المسیح الاول رضؓ کے مجربات

(۱) حب مسیحی علیہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو معدہ کی سوء ہاضم طعام۔ قاطع صدر و معدہ و در و مقاصل و قبض و خرابی حیض اور بچوں کے اوراض در یکم۔ قبض بخار کھانسی۔ ڈیر وغیرہ کیلئے اکسیر ہے قیمت فی سینکڑہ عدد

(۲) کشتہ طلا۔ یہ سونے کا کشتہ خاص طریق سے تیار کیا گیا ہے اعضاء رئیسہ دل۔ دماغ معدہ۔ جگر اور نظام عصبی کی تقویت کیلئے بے نظیر چیز ہے اور حفظ صحت کیلئے اکسیر۔ قیمت فی خوراک اور فی سینکڑہ خوراک سات روپیہ۔

(۳) حب مقوی اعصاب۔ کل نظام عصبی کے رفع ضعف کیلئے۔ ضعف دماغ ہو یا معدہ یا اور دیگر اعصاب میں مستعمل ہو ان سب کے لئے اکسیر ہے۔ قیمت فی دو بوتل ۱۲ فی سینکڑہ شہ

(۴) روغن اکسیر۔ زائل شدہ عصبی طاقتوں کو پھر اصلی حالت پر لانیکے لیے اور تمام بداعتدالیوں کے تدارک کیلئے اکسیر ہے قیمت فی شیشی عطار (۵) نجون شاہی۔ ہر قسم کے نامل ہونیوالے ادویہ کو کھانے کے بعد حال کرنے کیلئے اکسیر ہے قیمت خوراک عدد۔

(۶) اکسیر بہمنی۔ پیشاب کی جلن۔ پیپ اور اسکے متعلقہ زخموں کیلئے بے نظیر دوائی ہے۔ بفضلہ تعالیٰ تمام عوارض کو ایک ہی ہفتہ میں دور کر دیتی ہے۔ قیمت فی ہفتہ عدد ۷ اکسیر نسوان۔ جو ایام ماہواری کی بے قاعدگی اور رحم اور تمام تکالیف کو بہت جلد دور کر دیتا ہے قیمت ایک ہفتہ عدد

نوٹ۔ جو دوا اوپر کی ادویہ کے خواص بیان کئے ہیں خصوصیت سے ہر عادت تہتیب عمدہ آثارات سے کام لیا ہے۔ ان تمام امراض مزمنہ اور زنانہ کیلئے ہمیں آج ایک دنیا مبتلا ہے اور جس کو لوگ طبیبوں کے سامنے بیان کرنیسے پریشان کرتے ہیں ہمارے پاس تیار رہتی ہیں۔

خاکسار

حکیم نور الدین احمدی۔ گوجرانوالہ:۔

تصدیق حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ

حکیم صاحب نہایت مخلص پرانے احمدی ہیں اور علم طب میں پرانا تجربہ رکھتے ہیں حضرت خلیفۃ اول رضؓ بھی آپ کی بعض دواؤں کو استعمال کرواتے تھے۔ مجھے اعتماد ہے کہ اخلاص اور محبت سے طیار کی گئی ادویہ بیماروں کے لئے مفید ہونگی۔

خاکسار

مرزا محمود احمد

عینک سے نجات

اصل میرے کا سُرمہ اور میرا مصدقہ مسیح موعودؑ اور خلیفہ اوّل حکیم نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ

یہ سرمہ آنکھوں کیلئے۔ ابتدائی موتیا بند۔ جالا پھولا۔ پڑبال آنکھوں سے ہر وقت پانی جاری رہتا ہو نظر کمزور ہونے کے بہت مفید ہے قیمت سرمہ عطار قولہ۔ میرا شہ قولہ۔ ترکیب استعمال صبح و شام دو دو سلائیاں آنکھوں میں ڈالی جاویں۔ اگر کسی شخص کو مفید ثابت نہ ہو بلکہ اسنے باقاعدہ پندرہ روز تک متواتر استعمال کیا ہو سرمہ واپس کر دے میں اسکی قیمت واپس کر دونگا۔ اسکے مجرب ہونے پر چھ شہادتیں علاوہ میرے ذاتی تجربہ کے پیش کرتا ہوں۔

(۱) منشی جناب سید احمد نور صاحب کابلی مہاجر قادیان کا سُرمہ آنکھوں اور بفضلہ تعالیٰ بہت مفید پایا نیز حضرۃ والدہ ماجدہ سلمہا اللہ تعالیٰ کی آنکھیں بہت کمزور ہو گئیں سلائی سرمہ سے انکو غیر معمولی فائدہ ہوا۔

(فرزند اسمٰعیل مولوی فاضل و منشی فاضل قادیان)

(۲) میں نے سرمہ میرا بھائی احمد نور مہاجر قادیان سے ایکدو ہفتہ تک استعمال کیا۔ اب خدا کے فضل سے میں بغیر عینک کے لکھ پڑھ سکتا ہوں نہایت مجرب اور اعلیٰ درجہ کا سرمہ ہے میں خدا کی قسم کھا کر شہادت دیتا ہوں نہایت ہی عمدہ سرمہ ہے۔

(انظر دین احمد سابق گرو بانگ کپورتلہ تار تخلہ جنگی)

(۳) میں نے ۱۹۱۵ء شہر ملتان میں عینک آنکھوں پہ لگائی تھی اور میں جناب حضرت سے سرمہ دوم اول لیکر استعمال کیا اور عینک کو اتار دیا ہے اب عینک کی کوئی ضرورت نہیں۔

(خاکسار محمد علی کلیا پور سٹیٹ لاسپور ڈاکخانہ گھوماہل کلاں)

(۴) میں نے میاں احمد نور صاحب کابلی سے دو دفعہ سرمہ خریدا جسکو میں نے بہت مفید پایا اور دیگر لوگوں نے بھی مجھ سے لیکر استعمال کیا سب نے اسکی تعریف کی یہ سرمہ بہت عمدہ اور قابل قدر ہے۔

(عبدالرؤف ہیڈ کلرک ہائی سکول قادیان)

(۵) احمد نور صاحب کابلی کا سرمہ میرا بار شاد ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب ایک ہفتہ لگایا انہا بفضلہ تعالیٰ بینا بالکل آنکھیں اچھی ہو گئیں اور نظر کامل ہو گئی ہے میں اس سرمہ کے مجرب ہونے پر گواہی دیتا ہوں

(خادم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی۔ مشیر اتی دربان قادیان)

(۶) میں نے سرمہ میرا تیار کردہ بھائی احمد نور صاحب کابلی خود استعمال کیا۔ اور نیز اپنے رشتہ داروں کو بغرض استعمال دیا۔ اس سُرمہ کو مفید پایا۔ نیز آنکھوں میں جلن ہوا کرتی تھی جو خدا کے فضل اور اس سرمہ کے استعمال سے دور ہو گئی۔

(فضل کریم اسسٹنٹ حیدر آباد دکن)

سُت سلاجیت۔ بقدر دانہ نخود صبح کے وقت دودھ سے استعمال کریں۔ قیمت قسم اوّل عمدہ فی تولہ قسم دوم ۸ فی تولہ۔

سید احمد نور احمدی مہاجر قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

گورکھپور میں آریوں کے خلاف برجستہ تقریریں

انجمن اسلامیہ گورکھپور کی استدعا پر خواجہ جلال الدین صاحب شمس مولوی فاضل کو گورکھپور بھیجا گیا۔ آپنے وہاں آریوں کے خلاف تین دن زبردست تقریریں کیں جن کے متعلق ایڈیٹر مشرق یوں رقمطراز ہیں۔

"اس ہفتے میں سیدان اور تنداگرہ سے مولوی جلال الدین صاحب شمس احمدی تشریف لائے اور تین دن انہوں نے انجمن اسلامیہ اور اسمٰعیل پارک میں وعظ سے مسلمانوں کو مستفید کیا۔ مجمع خوب رہا۔ اور عام طور پر وعظ بہت پسند کیا گیا اور لطف بیان اور سادگی کو دیکھتے ہوئے ہم بھی جناب مولانا کی تعریف کرتے ہیں۔ جس بحث پر بھی کہا خوب مدلل کہا۔ اور مسلمان اور ہندوؤں دونوں کو معقولیت سے سمجھایا۔ ہر وعظ کے آخر میں ایک عام اعلان کیا جاتا تھا کہ جس کسی نے کچھ پوچھنا ہو یا اعتراض کرنا ہو اسکو اختیار ہے سامنے آکر اعتراض کرے۔ مگر کسی نے کوئی بات نہ پوچھی۔ نہ کسی آریہ سماجی بھائی نے کوئی اعتراض کیا۔ اس کی وجہ شاید یہ ہو گی کہ مولانا موصوف نے خود ہی اہم اعتراض آریوں کے پیدا کئے اور انکے جواب دیتے گئے۔ مولانا موصوف کے تین دن کے بیان میں کوئی بات ایسی نہیں پائی گئی جس سے کسی فریق کو شکایت کا موقعہ ملتا۔ سلسلے کے طریق استدلال مولانا کا بہت صاف اور سیدھا تھا جو کچھ زمانے پنڈت دیانند جی کی کتاب ستیارتھ پرکاش وغیرہ کے حوالے سے کہتے تھے۔ قرآن پاک کی تفسیر اور مطالب پر جتنا قدر فرمایا نہایت صحیح فرمایا قرآن و حدیث کے ساتھ ساتھ بزرگان دین رحمہم اللہ علیہم اجمعین کے ارشادات سے سامعین کو بہت کچھ شاداب کیا۔ الحمد للہ خود اختلاف عقائد کسی سخی اور فیصلہ مسلمان کو کوئی موقع شکوہ شکایت کا نہیں ملا۔ ایک بات یہ بھی قابل غور ہے کہ اور علماء کرام کی طرح جو جلسوں میں آنیسے پہلے روپیہ گھر منگوالیا کرتے ہیں اور کافی سفر خرچ کر حاصل کرنے پر بھی وقت پر نہیں آتے۔ (احمدی جماعت کے مولویوں کو کسی قسم کی حرص و آز نہیں ہے۔ اسبات کا افسوس انجمن کو ہے کہ کسی مولوی صاحبان کے پاس خط اسنے بھیجے کہ گورکھپور تشریف لائیں۔ اور یہاں کے مسلمانوں کو فیوض صوری و معنوی سے مستفیض ہونے کا موقع دیں۔ مگر ایک صاحب نے بھی آنے کی تکلیف گوارا نہیں کی۔ کوئی نہ کوئی عذر کر دیا۔ مگر جماعت احمدیہ کے ایک رکن نے زحمت سفر گوارا کر کے مسلمانان گورکھپور کو ممنون کیا اور امید ہے کہ ابھی اور بھی کئی صاحب آکر مسلمانان گورکھپور کو شکر گذاری کا موقع دینگے۔

(مشرق۔ ۱۳ ستمبر ۱۹۳۳ء)

خاکسار عبداللہ خان عفی اللہ عنہ نائب امیر المجاہدین احمدیہ دار التبلیغ آگرہ

نمبر وصیت ۱۹۵۶

میں مسمات نیک بی بی زوجہ محمد دین قوم حجام ساکن پنڈی گھبکا ڈاکخانہ کھاریاں تحصیل کھاریاں ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اسوقت زیورات حسب ذیل ہیں (۱) بگدی طلائی۔ حصیر اچوڑیاں چلے۔ سمی۔ مہر ۱۰ ۔ میزان سابہ ۱۰ اسکا ۱/۵ حصہ انشاء اللہ اپنی حیات میں ادا کر دونگی (۲) اگر میرا خاوند مجھ سے پہلے فوت ہو جاوے تو ترکہ اراضی زرعی موجود الوقت سے شرعی حصہ اس ترکہ سے ۱/۵ حصہ کی وصیت کرتی ہوں کہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کی جاوے اور یہ بھی کہ اگر علاوہ زیورات مندرجہ فقرہ ۱ کے میری وفات پر کوئی اور زیور میرا ہو تو اس کا بھی ۱/۵ حصہ ادا کیا جاوے۔ میرا نماز جنازہ احمدی جماعت پڑھے۔ اور جنازہ مقبرہ بہشتی میں حتی الامکان کوشش کیجاوے وما توفیقی الا باللہ

ارض ثبوت میں بہ تصدیق گواہان ذیل اس وصیت کی تکمیل (نوٹ) فقرہ ۲ کے آگے تبدیلی ۱ رکا ادا کر دونگی اور فقرہ ۲ کی سطر ۱۲ اور ۱۳ کے بین السطور عبارت۔ تعمیل حکم ۱۲/۸/۲۱ مشیر قانونی صدر انجمن احمدیہ قادیان۔ غرض تکمیل ایفاء کی گئی موصیہ کی اجازت سے المرقوم ۲۴/۸/۲۱ محمد دین خاوند موصیہ سہو کرتی ہوں۔ میرے ورثاء اور متعلقین پر کوئی مزاحم نہ ہو ۲۳/۹/۲۲

۱۶ جون ۱۹۲۱ء مطابق ۳ ہاڑ سمت ۱۹۷۸ بکرم شوال ۱۳۳۹ھ

العبد۔ مسمات نیک بی بی زوجہ محمد دین حجام حال وارد سیالکوٹ تحصیل کھاریاں ساکن پنڈی گھبکا تحصیل کھاریاں ضلع گجرات

گواہ شد ۔ گواہ شد

محمد دین بقلم خود خاوند موصی ۔ مظفر الٰہی مالک بقلم خود ساکن پنڈی گواہ شد ۔ گھبکا تحصیل کھاریاں ضلع گجرات

غلام مصطفےٰ احمدی سیکنڈ کلرک آفس سپرنٹنڈنٹ بقلم خود ساکن پنڈی گھبکا ضلع گجرات

نمبر وصیت ۱۹۷۴

میں مسماۃ صدیقہ بیگم زوجہ سید ناصر شاہ قوم مغل ساکن حال قادیان ڈاکخانہ قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

(۱) میری جائداد اسوقت حسب ذیل ہے۔ حق مہر زیورات تخمیناً کل ایک ہزار پانچ سو روپیہ جس کے ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرکے آج ہی زیورات نقدی وزنی ۱۵۶ تولہ قیمتی ۱۵۰ روپیہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر دیتی ہوں۔ اور آئندہ جو جائداد پیدا کروں اسکا بھی ایک دسواں حصہ اپنی ہی زندگی میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرنی ہوگی۔ (۲) مبلغ ۱۵۰ نقد بابت شرط اوّل کے آج ہی داخل خزانہ کر دیئے گئے ملاحظہ ہو رسید خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان ۱۲۸۱ مورخہ ۲۷/۱۰/۲۲

العبدہ ۔ گواہ شد ۔ گواہ شد قادیان

زینب بیگم بقلم خود۔ سید ناصر شاہ بقلم خود۔ قاضی عبداللہ ہیڈ کلرک ہائی سکول

وصیت نمبر ۲۰۱۷

میں نذر حسین ولد سردار محمد خان قوم بلوچ ساکن قادیان دارالامان ڈاکخانہ قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد منقولہ اور غیر منقولہ اسوقت کوئی نہیں ہے۔ صرف مجھے لوہ روپیہ ماہوار پنشن از محکمہ ملٹری مل رہی ہے۔ میں اپنی آمد کے دسویں حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر مجھے کوئی اور جائداد مل جاوے جو اس آمد سے پیدا کردہ نہ ہو تو اسکے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ بتاریخ ۱۵ مارچ ۱۹۲۲ء۔

العبد

جمعدار نذر حسین ولد سردار محمد خان بلوچ احمدی مہاجر ضلع شاہ پور۔

گواہ شد ۔ گواہ شد

ذوالفقار علی خان مہاجر امیوری ۔ خداداد رسائیدار بقلم خود۔

نمبر وصیت ۲۰۱۸

میں جندو ڈی زوجہ نذر حسین قوم بلوچ ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائداد ہو اسکے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی میری موجودہ جائداد از قسم زیور قیمتی دو سو پچاس روپیہ کا ہے جس کے دسویں حصہ کی میں وصیت کرتی ہوں۔ یعنی مبلغ پچیس روپے کی۔ بتاریخ ۱۵ مارچ ۱۹۲۲ء۔

العبد ۔ گواہ شد ۔ گواہ شد

جندو ڈی بقلم خود۔ نذر حسین ولد محمد خان ۔ خداداد خان رسائیدار۔

نمبر وصیت ۲۰۲۲

میں منظور علی ولد مولوی عبدالغنی مرحوم قوم شیخ ساکن قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں (۱) میرے مرنے کے بعد جسقدر میری جائیداد ہو اوس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جاویگی۔ (۳) میری موجودہ جائداد وصیت ذیل ہے۔

پراویڈنٹ فنڈ زمین ایک کنال واقعہ دارالفضل چار سو۔ سامان خانگی مالیتی تقریباً گیارہ سو روپیہ۔ نقد ۱۱۰۰ روپیہ۔ کل جائداد مذکورہ بالا مالیتی چار ہزار روپیہ (۴۰۰۰) ہے۔ اسکے دسویں حصہ یعنی چار سو (۴۰۰) روپے کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہے۔

العبد ۔ گواہ شد ۔ گواہ شد

منظور علی بقلم خود۔ فخر الدین احمدی ملتانی بقلم خود۔ رشید الدین مروف اگریزی ہوسب انسپکٹر پولیس تھانہ چندوس ضلع علی گڈھ ۔ ۲۲/۲/۲

نمبر وصیت ۲۰۲۶

میں لال دین احمدی ولد دین محمد قوم بھٹی ساکن بیگووال ڈاکخانہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائداد ہو۔ اسکے ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جاوے گی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

مکان چھ سو روپیہ۔ زمین برائے مکان قادیان میں تین سو روپیہ نقد اکیس سو روپیہ۔ کل تین ہزار روپیہ۔ اس کے دسویں حصہ کی قیمت نقد تین سو روپیہ میں نے داخل خزانہ کر دیا ہے۔ مورخہ ۱۱ اپریل ۱۹۲۲ء۔

العبد ۔

لال دین احمدی بیگووالہ ۔ گواہ شد ۔ گواہ شد

ضلع سیالکوٹ حال قادیان۔ احمد دین بقلم خود مکتہ۔ فضل احمد ساکن جہاں شاہدرہ حال قادیان۔ بہلولپور تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ حال قادیان۔

نمبر وصیت ۲۰۲۸

میں غلام حسین احمدی ولد میاں برہان دین قوم جٹ گوندل ساکن موضع بھوبڑہ ڈاکخانہ ہسولہ تحصیل چکوال ضلع جہلم۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں (۱) میرے مرنیکے بعد جسقدر میری جائداد ہو اوسکے ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جاویگی۔ (۳) میری جائداد وصیت ذیل ہے۔

جائداد منقولہ برتن بستہ وغیرہ جائداد غیر منقولہ حویلی سکنی جدی جسمیں مکانات خام ہیں (۲ مرلہ اندازاً) حویلی سفید جسمیں مکان نہیں ہے (۱ مرلہ) اراضی ملکیتی جدی (تین کنال) واقعہ بھوبڑہ، اراضی مستثنےٰ قطعہ (۵) واقعہ ایک سید بالے ۳ کنال اندازاً ۱ ایکھ

نوٹ۔ چونکہ میری جائداد کا حصہ کثیر اراضی زرعی مستثنےٰ وغیرہ کی ہے۔ ممکن نہیں معلوم ہوتا۔ کہ مالکان اراضی یا میرے وارثان رضامند ہوں۔ اسلئے میں انجمن کو مقدمہ بازی میں ڈالنا نہیں چاہتا۔ میری رائے میں اس تمام جائداد مذکورہ بالا کی قیمت ۱۶۰۰۰ روپیہ ہے۔ اسکا حصہ ۱/۵ ۱۶۰۰ روپیہ میں اپنی زندگی میں انشاء اللہ داخل کرونگا۔ اور اس کے بعد جسقدر تنخواہ مجھے ملیگی اسکا ۱/۵ حصہ بھی دیتا رہونگا۔ انشاء اللہ ۲۲/۴/۲۲

گواہ شد۔ گل محمد احمدی شاکنوان عدالت افسر آبادی سرگودھا بقلم خود ۲۲/۴/۲۲

گواہ شد۔ غلام نبی اوورسیر مدرس فارسی گورنمنٹ سکول سرگودھا ۲۲/۴/۲۲